نزول القرآن علیٰ سبعۃ احرف

پروفیسر ابو مسعود حسن علوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ان هذا القرآن انزل علیٰ سبعة احرف فاقراوا ما تیسر منها"

قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا ان میں جو صورت تمہارے لئے آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔(۱)

قال البخاری: حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب حدثنی عروة ان المسور بن مخرمة و عبدالحمن بن عبد القاری حدثاه انهما سمعا عمرؓ بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم یقرأ سورة الفرقان فی حیاة رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فستمعت لقراء ته فإذا هوا یقرأ علی حروف کثیرة لم یقرئنیها رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فکدت أساوره فی الصّلاة فتصبرت حتی سلم فلببته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة الّتی سمعتك تقرأ قال أقرأنیها رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فقلت کذبت أقرأنیها علی غیر ما قرأت فانطلقت به أقوده الی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فقلت انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی حروف لم تقرئنیها فقال أرسله اقرأ یا هشام فقرأ القراء ة التی سمعته فقال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کذلك أنزلت ثم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اقرأ یا عمر فقرأت التی اقرانی فقال کذلك أنزلت أن هذا القرآن أنزل علی سبعة أحرف فاقرؤا ما تیسّر منه

امام بخاری یحیٰی ابن بکیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے عہدِ رسالت میں ہشام بن حکیم کو سورہ الفرقان تلاوت کرتے سنا وہ ایسے طریقے سے تلاوت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس طرح سے نہیں پڑھائی تھی۔ میں نے نماز ہی میں اسے پکڑنے کا ارادہ کیا لیکن پھر نماز سے فارغ ہونے تک انتظار کیا اور اس کی چادر اس کے گلے میں ڈالی اور اس سے پوچھا

کہ کس نے تمھیں یہ سورت پڑھائی ہے۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے سا تم جھوٹ کہتے ہو۔ واللہ یہ سورت مجھے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ بعد میں ہشام کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے سورہ فرقان ایسے حروف میں پڑھتے سنا ہے کہ آپ نے ایسے نہیں پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر اسے چھوڑ دو۔ پھر ہشام سے کہا کہ اس سورۃ کو پڑھ کر سناؤ۔ ہشام نے اسے اسی طرح سے پڑھا جیسے کہ میں نے اسے نماز میں پڑھتے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی۔ پھر فرمایا: اب عمر تم پڑھو۔ میں نے اسے اسی طرح سے پڑھا جیسے کہ آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا ہے۔ تم جس طرح آسانی ہو اسے پڑھ سکتے ہو(۲)

اس حدیث کو صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے روایت کیا ہے۔ علامہ سیوطی نے اتقان میں اکیس صحابہ کا ذکر کیا ہے۔ المسند الکبیر میں حافظ ابو یعلی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے بر سر منبر فرمایا:

ان عثمانؓ قال یوماً و ھو علی المنبر اذکر اللہ رجلا سمع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال ان القرآن انزل علی سبعة احرف کلھا شاف کاف فقاموا حتی لم یحصر فشھدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال: انزل القرآن علی سبعة احرف کلھا شاف کاف۔ فقال عثمانؓ و انا اشھد معھم۔

حضرت عثمانؓ نے بر سر منبر لوگوں سے پوچھا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ اگر کسی نے یہ سنا ہو کہ قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا ہے تو وہ اس بات کی شہادت دے۔ بے شمار لوگ شہادت کے لئے کھڑے ہوئے اور شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا اس کے ساتھ میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اقرأنی جبریل علی حرف فراجعتہ فلم ازل استزیدہ ویزیدنی حتی انتھی الی سبعة احرف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے مجھے قرآن ایک قرات پر پڑھایا پس میں سہولت کے لئے متواتر دوسری قرات کے بارے میں کہتا رہا یہاں تک کہ سات قرات پر انتہا ہوئی۔ (۳)

سبعۃ الاحرف کے معنی

الاحرف۔ حرف کی جمع ہے۔ حرف کا اطلاق معانی کثیرہ پر ہوتا ہے۔ حرف کے معنی کنارا اور طرف کے

ہیں۔ پہاڑ کی چوٹی۔ دبلی پتلی ناقہ۔ پانی کی گذرگاہ۔ حرف تہجی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَ من النّاس مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہ عَلٰی حَرف

بعض لوگ صرف اللہ کی پرستش کرتے ہیں صرف آسائش اور سہولت میں (۴)

اس آیت میں "حرف" کے معنی آسائش اور سہولت کئے گئے ہیں

سبعۃ احرف میں قرآن کے نزول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن کا ہر لفظ سات طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ اختلاف متفرق کلمات میں سات تک محدود ہے۔

سبعۃ الاحرف کی مختلف تعبیرات

سیوطی نے الاتقان میں چالیس اقوال و آراء کا ذکر کیا ہے جن میں سے اکثر ایسے ہیں جو روایت و درایت ہر دو کے لحاظ سے ناقابل تسلیم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حروف سبع کی توضیح و تشریح نہ ہونے کی وجہ سے اس کے مفہوم کے تعین میں سخت اختلاف ہے۔ ہم ذیل میں چند اقوال کا ذکر کرتے ہیں:

اقوال مختلفہ

۱۔ بعض کا خیال ہے کہ ایک معنی میں عرب کے سات لغات مراد ہیں لیکن ان لغات سبعۃ میں بھی اختلاف ہے' بعض نے قریش' ھذیل' ثقیف' ھوازن' کنانہ' تمیم اور یمن کے لغات مراد لئے ہیں اور بعض نے قریش' ھذیل' تمیم ازد' ربیعہ' ھوازن اور سعد بن بکر کے لغات کا تعین کیا ہے۔ قرآن مجید میں عرب کے مختلف قبائل کے الفاظ موجود ہیں لیکن اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ ہر لفظ کو مختلف لغات کے لحاظ سے پڑھا جا سکتا ہے۔

۲۔ بعض نے حروف سے مختلف لہجے اور لغات مراد لی ہیں لیکن لہجے کے اختلاف سے مفہوم میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ امام عبدالبر متوفی ۴۶۳ھ نے کتاب الاستیعاب میں سبعۃ احرف سے سات لغات مراد لینے پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے: "اگر یہ بات ہوتی تو صحابہ کرام ایک دوسرے کی قرأت پر معترض نہ ہوتے۔ اس لئے کہ یہ انکی مادری زبان تھی۔ علاوہ ازیں حضرت عمر اور ہشام بن حکیم دونوں قریشی تھے اور اس کے باوجود انکی قرأت باہم مختلف تھی۔ یہ ممکن نہ تھا کہ حضرت عمر خود اپنی زبان کے بارے میں ہشام بن حکیم پر معترض ہوتے"

۳۔ بعض کا خیال ہے کہ حروف سبعۃ سے مندرجہ ذیل علوم مراد ہیں۔

الف) علم الانشا' علم التوحید' علم صفات الذات' علم صفات الافعال' علم صفات العفو والعذاب' علم الحشر والحساب'

ب) بعض کا خیال ہے کہ اس سے مندرجہ ذیل سات امور مراد ہیں :
مطلق و مقید، عام و خاص، نص و موول، ناسخ و منسوخ، مجمل و مفسر، استثناء و اقسام استثناء
اس سلسلہ میں بعض نے دور از کار باتوں اور تاویلات اور ضعیف احادیث سے کام لیا ہے جنہیں کسی صورت تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ بعض نے سبعۃ احرف سے سات قرأتیں مراد لی ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ قرآن تو وحی منزل من اللہ اور قرأت الفاظ، وحی میں کیفیت تعلق کا نام ہے جس کا تعلق تخفیف، تمثیل مدّ سے ہے۔ ابو شامہ کہتے ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ موجود قرأت سلیم کا تعلق سبعۃ الاحرف موجود فی الحدیث سے ہے جاہل ہیں۔

۵۔ بعض کا خیال ہے کہ سبعۃ الاحرف کا کوئی مفہوم نہیں ہے، اس لئے کہ سبعۃ الاحرف کا لفظ بہت سے معانی میں مشترک ہے جس سے کسی ایک معنی کا تعین مشکل ہے لیکن یہ خیال درست نہیں ہے حدیث میں صراحت ہے۔

ان ربی ارسل الی ان اقراء القرآن علی حرف فرودت علیه ان هوّن علی امتی فارسل الی ان اقرأ علی سبعة احرف

جبرائیل نے مجھے ایک حرف پڑھنے کے لئے کہا۔ میں متواتر درخواست کرتا رہا کہ میری امت پر آسانی کی جائے۔ پس سات حروف میں پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ (۶)

المذہب المختار

سبعۃ الاحرف کی اس تشریح پر امام ابو الفضل الرازی امام ابن قتیبہ المحقق ابن الجزری اور القاضی ابن الطیب کا تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اتفاق ہے چنانچہ سب سے پہلے امام ابو الفضل الرازی کے مختار مذہب کو بیان کیا جاتا ہے۔ الرازی کے نزدیک اختلاف کی سات صورتیں یہ ہیں۔

الاول : وحدت تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں اسماء کا اختلاف

الثانی : تصریف الافعال میں ماضی مضارع اور امر کا اختلاف — الثالث : وجوہ اعراب کا اختلاف

الرابع : نقص و زیادۃ کا اختلاف — الخامس : تقدیم و تاخیر کا اختلاف

السادس : اختلاف لبدال — السابع : لہجہ کا اختلاف

الاول: مفرد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں اسماء کا اختلاف مستند آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۷) کو مفرد اور جمع دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے۔ مصحف عثمانی لا منتهم مفرد صورت میں لکھا گیا ہے

لیکن اس پر کھڑا زبر لکھ کر جمع کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

الثانی: یعنی تصریف افعال میں اختلاف کی مثال بقولہ تعالیٰ :

ربّنا باعد بین اسفارنا۔ رَبَّنَا منادیٰ منصوب اور باعد فعل امر فعل دعا اے ربنا بعد۔ ربنا مبتدا اور بعد فعل ماضی مضاعف اسی طرح بقولہ سبحانہ تعالیٰ : یعکفون علی اقسام لھم: میں کاف پر ضمہ اور کسرہ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ المصحف العثمانی میں اسے دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے۔

الثالث: اختلاف وجوہ الاعراب :بقولہ سبحانہ تعالیٰ :

ولا یضار کاتب ولا شھید میں را پر فتح اور ضمہ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ لا ناھیہ کی صورت میں فتحہ اور لا نافیہ کی بناء پر فعل مرفوع ہوگا۔ مصحف عثمانی دونوں طرح سے پڑھنے کی گنجائش ہے۔

الرابع: الاختلاف بالنقص والزیادۃ۔ بقولہ سبحانہ تعالیٰ فی سورہ التوبۃ وَ اَعَدَّلُھُمْ جنّاتٍ تَجرِیْ تَحْتَھا الانھارُ۔ (۸) اسے تجری من تحتھا الانھار لفظ "من" کی زیادت ' سے بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ دونوں صورتیں المصحف کے مطابق ہیں لیکن بعض اضافے المصحف کے مطابق نہیں ہیں جیسے و یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا۔ "صالحۃ" کے کلمہ کا اضافہ المصحف کے خلاف ہے اور منسوخ ہے۔

الخامس: تقدیم و تاخیر کا اختلاف۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ وہ اختلاف جو المصحف کی رسم کے موافق ہے جیسے کہ سورہ توبہ میں ہے :فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حقّاً۔ (۹) پہلا مضارع معروف اور دوسرا مضارع مجہول۔ اس کے برعکس پہلا مجہول اور دوسرا معروف کی صورت میں بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ دونوں متواتر قرأت میں جو المصحف کی رسم کے موافق ہیں۔

۲۔ ایسا اختلاف جو المصحف کی رسم کے مخالف ہے۔ مثلاً قولہ سبحانہ تعالیٰ " وَ جَائَتْ سَکْرَۃُ الْمَوْت بالْحقْ (۱۰) کو وَجَائَتْ سَکْرَۃَ الْحَقْ بِالْمَوْتِ ہیں۔ دوسری قرأت کا المصحف العثمانی میں ذکر آتا ہے اور یہ منسوخ ہے۔ اسی طرح اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ (۱۱) کو "اذا جاء فتح اللہ والنصر" پڑھا گیا ہے لیکن یہ قرأت بھی منسوخ ہے۔

السادس: الاختلاف بالابدال (یعنی ایک حرف کی بجائے دوسرے حرف کی تبدیلی) مثلاً بقولہ سبحانہ "وَانْظُرِ الیَ العظامِ کیْفَ نُنْشِزُھَا" (۱۲) بالزای سے "ننشیرھا" بالرای پڑھا گیا۔ اسی طرح طلح ممدود ھا کے ساتھ کو طلع عین کے ساتھ پڑھا جائے۔ اس میں وہی قاعدہ ہے کہ مصحف عثمانی کے مطابق کلمہ کو صحیح سمجھا جائے اور دوسرے کو منسوخ۔

السابع: لہجہ کا اختلاف: اختلاف لہجہ کو اقسام سبعۃ میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ لہجہ کی تبدیلی سے جوہر کلمہ اور معنی میں تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ مثلاً "وھل اتاك حديث موسى" (۱۳) کو اختلاف لہجہ کی بناء پر وھل اتیك حديث موسى بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ یعنی اتی اور موسی میں امالہ۔ اسی طرح والصلوۃ، والطلاق میں لام کو تفخیم سے پڑھا جانا اختلاف لہجہ میں داخل ہے۔ الامام ابن قتیبہ المحقق ابن الجزری اور القاضی ابن الطیب کی آراء بھی الرازی کی رائے کے مطابق ہیں اور ان میں بہت کم اختلاف ہے۔

المصحف العثمانی

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مصحف عثمانی سبعۃ الاحرف کے مطابق ہے۔ ایک گروہ کی رائے ہے کہ یہ تمام سبعۃ اس میں موجود ہیں۔ ان کی رائے یہ ہے کہ مصحف عثمانی حضرت ابوبکر کے مصحف سے نقل کیا گیا جس میں سبعۃ الاحرف موجود تھے۔ جمہور علماء کی یہی رائے ہے

ابن جریر الطبری کہتے ہیں کہ مصحف عثمانی صرف حرف واحد پر مشتمل ہے۔ ان کی رائے ہے کہ صدر اسلام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اور حضرت عثمانؓ کے ابتدائی عہد تک حروف سبعہ موجود تھے لیکن اس کے بعد صحابہ کرام کے مشورے سے اسے حرف واحد کے مطابق تیار کیا گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مصحف عثمانی حروف سبع پر مشتمل ہے۔ یعنی اس میں اسماء میں افراد و جمع کا اختلاف موجود ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ ھم لاماناتا ھم راعون کو مصحف عثمانی میں یوں لکھا گیا ہے۔ "لا منتهم راعون" میم اور نون پر کھڑا زبر لکھ کر بتایا گیا ہے کہ اسے بصورت جمع بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ تصریف افعال میں بھی اسی عمل کو پیش نظر رکھا گیا ہے مثلاً "یعکفون علی اقسام لھم" میں کاف کو کسرہ اور ضمہ دونوں سے پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح وجوہ اعراب کا اختلاف بھی مصحف عثمانی میں موجود ہے جیسا کہ ولا یضار کاتب میں "را" کو فتح اور ضمہ دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں لیکن نقص و زیادہ کے اختلاف میں دو صورتیں ہیں مثلاً و اعدلھم جنات تجری تحتھا الانھار۔ لفظ "من" کے بغیر۔ اور دونوں قراتیں متواترہ ہیں۔ لیکن وکا ن و رائھم ملك یاخذ ل سفینه غصبا میں کل سفینة صالحه کا اضافہ منسوخ ہے۔ تقدیم و تاخیر کی بھی یہی صورت ہے۔ ایک وہ جو رسم المصحف کے موافق ہے جیسے فیقتلون و یقتلون و عدا علیا حقا (۱۴) فعل معروف اور فعل مجہول دونوں طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن رسم عثمانی کے خلاف بات کو منسوخ سمجھا جائے جیسے "اذا جاء نصر الله والفتح" (۱۵) میں "اذا جا، فتح الله والنصر" منسوخ ہے۔ اختلاف ابدال کی بھی یہی حالت ہے۔ جیسے کہ "و تکون الجبال کالعھن

المنفوش''(۱۶) کی بجائے ''کالصرف المنفوش'' پڑھنا رسم عثمانی کے خلاف اور منسوخ ہے۔ اختلاف لہجات سب کے سب درست نہیں ہیں اور صحیح نہیں ہیں۔

خلاصہ کلام :

جمہور علماء کی رائے میں مصاحف عثمانی سبعۃ احرف پر مشتمل تھے۔ قاضی ابوبکر باقلانی اس سلسلے میں فرماتے ہیں :'' صحیح بات یہ ہے کہ حروف سبعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول و مشہور ہیں۔ آئمہ حدیث نے ان کو ضبط کیا اور حضرت عثمان اور دیگر صحابہ نے ان کو مصحف میں درج کیا ہے اور درست قرار دیا صرف ایسی قرأت کو حذف کیا جن کا متواتر ہونا ثابت نہ تھا۔''

اسی سلسلے میں ابن الجزری لکھتے ہیں :

> ''سات حروف پر وارد ہونے کا مقصد یہ تھا کہ امت کے لئے تخفیف و سہولت رہے۔ یہ آسانی اور سہولت اس عظمت اور فضیلت کی وجہ سے کی گئی ہے جو خاص طور سے امت کو حاصل ہے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی مقبولیت کا بھی اثر تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء سابقین کو اپنی اپنی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جاتا تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام سرخ و سیاہ اور عربوں عجم کی جانب مبعوث کیا گیا تھا۔ قرآن عربوں کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ ان کی بولی میں بڑا فرق پایا جاتا تھا۔ ان کے لئے ممکن نہ تھا کہ ان کی بولی کے علاوہ دوسروں کی زبان بولیں۔ بلکہ بعض عربوں کی یہ حالت تھی کہ وہ سکھانے سے بھی دوسری کی زبان نہیں سیکھ سکتے تھے۔ (۱۷)... (جاری ہے)

حوالہ جات

۱۔ صحیح بخاری ج ۹ کتاب التوحید
۲۔ بخاری ج ۹، مسلم، ابوداؤد، نسائی، الترمذی، احمد بن حنبل
۳۔ بخاری و مسلم
۴۔ الحج، ۱۱
۵۔ البرہان، الاتقان
۶۔ صحیح مسلم
۷۔ المومنون، ۸
۸۔ التوبۃ، ۱۰۰
۹۔ التوبۃ، ۱۱۱
۱۰۔ سورۃ ''ق'' ۱۹
۱۱۔ سورۃ النصر، ۱
۱۲۔ البقرۃ، ۲۵۹
۱۳۔ النازعات، ۱۵
۱۴۔ التوبۃ، ۱۱۱
۱۵۔ سورۃ النصر، ۱
۱۶۔ القارعۃ، ۵
۱۷۔ مناھل العرفان